REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۶ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جمعرات
روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۲ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۲۲ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے

آمین اللّٰھم آمین

مغربی طاقتیں جرمنی اور برلن کے متعلق اپنے حقوق سے ہرگز دستبردار نہیں ہوں گی

روس کی یکطرفہ کارروائی سے امن عالم برباد ہو کر رہ جائیگا ۔ (صدر کینیڈی)

واشنگٹن ۲۱ جولائی ۔ صدر کینیڈی نے روس کو تنبیہہ کی ہے کہ اگر اس نے مغربی جرمنی میں کوئی یکطرفہ کارروائی کی ۔ تو اس سے امن عالم برباد ہو جائے گا ۔ اور اس کی تمام ذمہ داری اس پر عائد ہوگی ۔ آپ نے حکومت روس پر زور دیا کہ مغربی جرمنی اور برلن کے مسئلہ پر اپنا رویہ تبدیل کرے ۔ اور اس مسئلہ کا منصفانہ اور پائیدار حل تلاش کرنے کے لئے ان ملکوں سے تعاون کرے ۔ جنہوں نے سابقہ عالمی جنگ کے دوران اس کا ساتھ دیا تھا ۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ مغربی طاقتیں جرمنی اور برلن میں اپنے حقوق سے ہرگز دستبردار نہیں ہونگی ۔ صدر کینیڈی نے امریکہ میں روسی سفیر مسٹر میکائل کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے جس میں روسی سفیر نے اس رائے کا اظہار کیا تھا ۔ کہ امریکی عوام برلن کی خاطر جنگ نہیں کریں گے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق ایک ضروری اعلان

پاکستان ٹائمز کی ایک تشویش پیدا کرنیوالی خبر کا ازالہ

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

انگریزی اخبار پاکستان ٹائمز لاہور کی اشاعت مورخہ ۲۰ جولائی کے صفحہ ۱۶ پر "امام جماعت احمدیہ کی تشویشناک علالت" کے عنوان کے ماتحت ایک خبر اخبار مذکور کے لائل پور کے نمائندے کے واسطے سے چھپی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری کو تشویشناک رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے ۔ اس خبر سے دوستوں کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ حضور قریباً دو سال سے بیمار ہیں ۔ اور حضور کی بیماری کے متعلق الفضل میں روز آنہ خبر چھپتی ہے ۔ اور حضور کی صحت کے متعلق کئی دفعہ دعا کی تحریک بھی ہو چکی ہے ۔ مگر یہ بات ہرگز درست نہیں کہ خدانخواستہ ان دنوں میں حضور کی بیماری کے متعلق کوئی خاص تشویشناک پہلو پیدا ہوا ہے معلوم نہیں پاکستان ٹائمز کے نمائندہ نے کس غرض سے یہ خبر چھپوائی ہے ۔ بہرحال احباب جماعت مطمئن رہیں اور اس خبر کی وجہ سے پریشان نہ ہوں اور بدستور دعاؤں میں لگے رہیں ۔

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۱ء

خدام کی توجہ کیلئے

(از مکرم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تمام خدام کو الفضل کے ذریعہ اطلاع مل چکی ہے کہ مسجد مبارک میں روزانہ قرآن کریم کا درس ہوتا ہے اور فی الحال صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب درس دے رہے ہیں ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے نوٹ کے بعد کسی یاد دہانی کی ضرورت نہیں رہتی ۔ میں ربوہ کے تمام خدام اور اطفال سے امید کرتا ہوں کہ وہ بلا استثنا باقاعدہ قرآن مجید کے اس درس میں شامل ہوا کریں گے ۔ اور حتی الوسع نوٹ لینے کی کوشش کریں گے بیرونی خدام سے بھی امید کی جاتی ہے ۔ کہ جب کبھی ان کو ربوہ آنے کی سعادت حاصل ہو وہ درس میں شامل ہوا کریں ۔

مکرم اقبال احمد صاحب شاہد کی روانگی

ربوہ ۲۱ جولائی ۔ کل بذریعہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم اقبال احمد صاحب شاہد بیرون پاکستان تبلیغ اسلام کی غرض سے روانہ ہو گئے ۔ اسٹیشن پر بہت سے احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا ۔ گاڑی روانہ ہونے سے پہلے مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے ۔

پنڈت نہرو کی تقریر میں مداخلت

نئی دہلی ۲۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ سرینگر کے جلسہ عام میں بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی تقریر کے دوران کئی بار مداخلت کی گئی ۔ پنڈت نہرو نے پاکستانی لیڈروں اور حکومت پر سخت نکتہ چینی کی اور اعلان کیا کہ کشمیر میں استصواب نہیں کرایا جائیگا ۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے ہونگے

لنڈن ۲۰ جولائی (نمائندہ خصوصی مجیبہ نظامی) وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر کے قریبی ذرائع نے پرسوں رات اس امر کی تصدیق کی ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے کی حیثیت سے مسٹر سعید حسن کی جگہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کے تقرر کا قوی امکان ہے ۔ (نوائے وقت ۲۱ جولائی ۱۹۶۱ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری فضل احمد صاحب امیر ضلع ... اپنے بچے کے سخت زخمی ہونے اور مقدمہ میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے بہت پریشان ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے آمین

محمد دین قائمقام ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۲) محترم مولوی تاج دین صاحب ناظم دارالقضاء بعارضہ بخار چند دنوں سے بیمار ہیں ۔ آپ کو ایک عرصہ سے پاؤں پر پھوڑے کی بھی تکلیف ہے جو مندمل نہیں ہو رہا ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

روسی ماہروں کا دوسرا وفد

کراچی ۲۱ جولائی ۔ قدرتی وسائل کی وزارت کے سیکرٹری مسٹر مسرت حسین زبیری نے کہا ہے ۔ کہ روسی ماہروں کا نیا وفد ڈیڑھ دو مہینے تک پاکستان آئے گا ۔ ابتدائی مرحلہ میں اسلام آباد، سندھ، بلوچستان کے علاقوں کا جائزہ لیا جائیگا

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ - جولائی ۱۹۶۱ء

حضرت مسیح موعودؑ کے زورِ کلام کا اعتراف

چند روز ہوئے ہم نے الفضل میں کسی ندیم صاحب کے مخلص سے ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث میں شائع شدہ نظم کے متعلق لکھا تھا کہ یہ نظم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ہے جس میں خفیف سا تصرف کر کے "ندیم" صاحب نے اپنے نام سے شائع کروائی ہے۔ ندیم صاحب نے جو اگر مدیر صاحب کے علاوہ واقعی کوئی زندہ انسان ہیں یہ بڑی جسارت کی ہے یہ تو ہو سکتا ہے ایک آدھ مصرعہ یا ایک سالم شعر کا ہی توارد ہو جائے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ سات آٹھ شعر کی مکمل نظم ہی بذریعہ توارد ندیم صاحب کے ذہن پر نازل ہو گئی ہو۔

یہ تو خیر ایک بات ہے ایسے کئی سوچے سمجھے ہوئے توارد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہ صرف اشعار بلکہ نثر کی طویل طویل عبارتوں کے متعلق بھی دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ چنانچہ کراچی میں راقم الحروف کو ایک ضخیم کتاب دیکھنے کا موقع ملا تھا جس میں اسلامی اصول کی فلاسفی، آئینہ کمالات اسلام کی طویل عبارتوں کے صفحے کے صفحے نقل کئے گئے تھے اس وقت روزنامہ المصلح میں اس کے کچھ حوالے شائع بھی کئے گئے تھے۔ حال ہی میں ہمیں ایک انگریزی کی کتاب دیکھنے کا موقع ملا ہے جس میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا خلاصہ کسی صاحب نے اپنے نام سے شائع کیا ہے۔

ہمیں اس کا کوئی رنج نہیں ہے کہ ایسے دوست اصل مصنف کا نام ظاہر کئے بغیر ایسا کرتے ہیں بلکہ ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں نثر اور عبارتیں اس طرح ایک دوسرے کے کانوں تک پہنچ جاتی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اس طرح بغیر نام کے اظہار کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات اور دینی نکات لوگوں تک پہنچ جاتے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ بہت سے لوگ جو ان تحریروں کو ایسی صورت میں پڑھتے ہیں متاثر ہوتے ہوں اور ان سے فائدہ اٹھاتے ہوں

ایک مامور من اللہ کی اصل غرض اصلاح ہوتی ہے اپنا نام اچھالنا نہیں ہوتا وہ اگر اپنے مقام کا اعلان بھی کرتا ہے تو اس سے بھی غرض اصلاح ہی ہوتی ہے۔ وہ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا کیا جاتے ہیں۔ اصلاح اس کا ذاتی کام نہیں ہوتا جو وہ ناموری یا غرور نفس کی تسکین کے لئے کرتا ہے بلکہ وہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہوتا ہے جو اس سے اپنا کام جس طرح چاہے لیتا ہے۔

اس طرح اگر بعض لوگوں کو آپ کی کوئی چیز پسند آجاتی ہے اور وہ اس کو بغیر حوالہ دئے اپنی باور کرانے کے لئے نقل کر لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں طویل عبارتوں تک کھپا لیتے ہیں تو ہمیں رنج کی بجائے خوشی ہوتی ہے اور ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اور حضور علیہ السلام کی صداقت کا ہمیں اور بھی یقین پیدا ہوتا ہے اور ہم جو الفضل میں گاہ بگاہ اس کی نشاندہی کرتے ہیں اس سے ہماری غرض حاشا وکلا کسی کی تحقیر و تذلیل نہیں ہوتی بلکہ ہماری غرض اس سے بھی اصلاح خلق ہوتی ہے ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "سلطان القلم" کا جو خطاب دیا ہے وہ بے بنیاد نہیں ہے اور جو لوگ آپ کی عبارتیں بغیر حوالہ دئے نقل کر لیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں اپنا لیتے ہیں وہ اس امر کی نہایت محکم دلیل قائم کرتے ہیں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی کھڑا ہوا ہے۔ اس طرح ہم سعید لوگوں کو آپ کی کتب کے مطالعہ کی دعوت دیتے ہیں ؏

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

اسی خیال سے آج ہم اسی طرح کی ایک نئی چیز قارئین کرام کے سامنے پیش کرتے ہیں کل ہی ہمارے علم میں ایک بارہ صفحہ کا ٹریکٹ آیا ہے جس کا نام "حقیقت حدیث قرطاس" ہے۔ اور جس میں بقول مصنف کے بتایا گیا ہے کہ "انبیاء کے تمام حرکات و سکنات رضائے الٰہی کا آئینہ ہوتے ہیں۔ مصنف نے جو شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس روائت کی تائید میں یہ ٹریکٹ لکھا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل از وفات کاغذ اور دوات طلب فرمائی تھی جس پر آپ خلافت وغیرہ کے متعلق اپنا فیصلہ لکھنا چاہتے تھے۔ ہمیں یہاں اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم تو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ٹریکٹ کے فاضل مصنف نے کس صنعت کاری سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتوں کو اس میں کھپایا ہے ہمیں یہاں اس نتیجہ سے بھی غرض نہیں ہے جو نتیجہ فاضل مصنف نے ان عبارتوں سے نکالا ہے۔

ٹریکٹ کے فاضل مصنف کا نام نامی بھی سن لیجئے آپ کا پورا نام اور پتہ ٹریکٹ پر اس طرح درج کیا گیا ہے۔

سید المتکلمین جناب ابوالبیان
مولانا سید ظہور الحسن شاہ صاحب
بھربیوی حال بھوانہ ضلع جھنگ

یہ ٹریکٹ فارورڈ بلاک صادقیہ اثنا عشریہ ہیڈ آفس سیالکوٹ شہر کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے اور ہدیہ دو آنے ہے۔ ایلدگا میٹڈ پریس سیالکوٹ میں طبع ہوا ہے۔ اصل ٹریکٹ کی عبارت کل آٹھ صفحوں پر مشتمل ہے۔ باقی صفحات دیگر باتوں پر صرف کئے گئے ہیں جن کے ذکر کی یہاں ضرورت نہیں۔ اس ٹریکٹ میں مندرجہ ذیل عبارتیں ملاحظہ ہوں :-

(۱) "سارے انبیاء علیہم السلام فنافی اللہ ہوتے ہیں۔ ان کے تمام حرکات و سکنات خدا تعالےٰ کی رضامندی کا آئینہ اور حقیقت اسلام کا نمونہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اسی لئے دنیا میں بھیجے جاتے ہیں کہ ان کی تعلیم سے حقیقتِ اسلام دنیا پر اس طرح واضح ہو جائے کہ جس سے ہر شخص اس کا مستحق ہو جائے تاکہ جس سے اس کا وجود مع اپنے تمام باطنی و ظاہری اقویٰ کے محض خدا تعالےٰ کے لئے ہی وقف ہو جائے۔ اور جو امانتیں اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ پھر اسی معطی حقیقی کو واپس کر دی جاویں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے یعنی مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ پاؤں دل و دماغ اسکی عقل اس کا فہم اس کا غضب اس کا رحم اس کا حلم اس کا علم اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اس کی عزت اس کا مال اس کا آرام اس کا سرور جو کچھ اسکے سر کے بالوں سے لے کر پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اس کے نیات اس کے دل کے خطرات اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالےٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء اس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے کہ قدم صدق اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا ہو گیا ہے۔ کہ تمام اعضاء اقویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں گویا وہ جوارح الحق ہے۔

اسلام چیز کیا ہے۔ خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا"

(۲) اس مرتبہ پر خدا تعالےٰ اپنی ذاتی محبت کا ایک افروختہ شعلہ جس کو دوسرے لفظوں میں روح کہتے ہیں مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیاں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے اور اس روح کے پھونکنے کے ساتھ ہی وہ حسن جو ادنیٰ مرتبہ پر تھا کمال کو پہنچ جاتا ہے اور ایک روحانی آب و تاب پیدا ہو جاتی ہے اور گندی زندگی بالکل دور ہو جاتی ہے اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی روح اس کے اندر داخل ہو گئی ہے۔ جو پہلے نہیں تھی۔ اس روح کے ملنے سے مومن کو ایک عجیب سکینت اور اطمینان پیدا ہو جاتا ہے۔ اور محبت ذاتیہ الٰہیہ ایک فوارہ کی طرح جوش مارتی ہے اور عبودیت کے پودا کی آبپاشی کرتی ہے اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی۔ اس درجہ پر وہ تمام و کمال افروختہ ہو جاتی ہے کہ انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر الوہیت کا قبضہ اس پر کرا دیتی ہے۔ اور وہ آگ تمام اعضاء پر احاطہ کر لیتی ہے۔ تب اس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے یہاں تک کہ سرخ ہو جائے اور آگ کے رنگ پر ہو جائے۔ اس طرح مومن سے الوہیت کے آثار اور افعال ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ لوہا بھی اس درجہ پر آگ کے آثار اور افعال ظاہر کرتا ہے مگر یہ نہیں کہ وہ مومن خدا ہو گیا ہے بلکہ محبت الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے جو اپنے رنگ میں ظاہر وجود کو لے آتی ہے اور باطن میں عبودیت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے۔"

(۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت صحابہ کا بلاشبہ یہ اعتقاد تھا کہ آنجناب کا کوئی فعل اور کوئی قول وحی الٰہی کی آمیزش سے خالی ہیں۔ گو وہ وحی جلی

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۔ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

انبیاء اور ائمہ کی قربانیاں دوسروں کیلئے بطور نمونہ ہوتی ہیں

فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے :-

فرمایا :- کل مجلس شوریٰ میں ایک واقعہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق میں دوستوں کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ تاکہ دوستوں کو صحیح جذبۂ ایمانی کا علم ہو جائے۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے

کہ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان کو اصلاح خلق کے کام پر مقرر فرماتا ہے۔ تو دین کے معاملات میں سب سے پہلی ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ دوسرے لوگ دین کے معاملہ میں اس کی مدد کریں۔ یا نہ کریں وہ خود دینی معاملات کو سرانجام دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ قرآن کریم سے تو یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ خود جہاد کی تمام تر ذمہ داری بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تھی۔ اور دوسرے مسلمان اسلامی جہاد میں شامل ہوتے یا نہ ہوتے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ضرور جہاد کرنا پڑتا۔ کیونکہ قرآن کریم کہتا ہے کہ دوسرے لوگ شامل ہوں یا نہ ہوں۔ اے رسول اللہ یہ فرض سب سے پہلے تم پر ہی عائد ہوتا ہے۔ اسی طرح تبلیغ کے لئے بھی حکم تھا اور ہے یوں تو ضرورت کے وقت جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اور اسی طرح تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن سب سے پہلے نبی یا مامور پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ اور یہی حال دوسری قربانیوں کا بھی ہے۔ اسی امر کی مثال

جنگ حنین

کے موقعہ پر ملتی ہے۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ ارد گرد کے بعض قبائل مسلمانوں پر حملہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا ہم مکہ سے باہر نکل کر اور آگے جا کر دشمن کا مقابلہ کریں گے تاکہ مکہ پر حملہ نہ ہو۔ اس وقت اسلام کی شوکت تھی۔ اور دس ہزار کا اسلامی لشکر تو وہی تھا۔ جو مکہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس لئے عرب کے بعض کفار قبائل نے بھی یہ ارادہ ظاہر کیا کہ وہ بھی اسلامی لشکر کا ساتھ دیں گے اور باہر سے حملہ آور ہونے والوں کا مقابلہ کریں گے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ یہ ارادہ فرمایا تھا کہ ہم آگے جا کر دشمن کا مقابلہ کریں گے اور وہ علاقہ جہاں دشمن سے نبرد آزما ہونا تھا بہت زیادہ خطرناک تھا اور پہاڑی تھا۔ اور ادھر حملہ آور قبائل بھی لڑائی میں مشہور تھے۔ اس لئے آپ نے سمجھا کہ بغیر پوری تیاری کئے دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلنا شاید نقصان دہ ہو۔ اس لئے آپ نے زرہ بکتروں کی فراہمی کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ کو معلوم ہوا کہ

مکہ کے ایک کافر رئیس

کے پاس اس قسم کا سامان جنگ ہے۔ آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا ہمیں اتنے ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ تم ہمیں عاریۃً یہ چیزیں دیدو اس نے پوچھا کیا آپ یہ چیزیں مجھ سے جبراً لینا چاہتے ہیں یا مجھ سے مانگ رہے ہیں آپ نے فرمایا نہیں تم سے جبراً کوئی چیز نہیں لی جائیگی۔ ہم تو عاریۃً مانگ رہے ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگا اچھا اگر آپ عاریۃً لیتے ہیں۔ تو مجھے دینے میں کوئی عذر نہیں ہے۔ آپ نے اس سے کچھ زرہیں اور دوسرا سامان بھی عاریۃً لیا۔ یوں تو اس وقت یہ حالت تھی۔ کہ چونکہ مسلمانوں نے مکہ فتح کر لیا تھا۔ اور

اسلامی طاقت کا رعب

اور دبدبہ کفار کے دلوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ اگر آپ حکم دے کر اس رئیس سے یہ چیزیں لینا چاہتے تو لے سکتے تھے۔ مگر آپ نے اس طریق کو اختیار نہ کیا۔ بلکہ عاریۃً اس سے سامان حاصل کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے کچھ روپیہ کا بھی قرض لے کر انتظام فرمایا اور یہ پہلا موقعہ تھا کہ آپ نے لڑائی کے لئے قرض لیا اس سے پہلے کبھی نہیں لیا تھا جب لڑائی کی تیاریاں ہونے لگیں تو مکہ کے نومسلم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ اس جنگ میں ہمیں بھی شامل ہونے کا موقعہ دیا جائے۔ ہم اپنی

بہادری کے جوہر

دکھانا چاہتے ہیں۔ یوں تو وہ لوگ جیسے بہادر اور دلیر تھے۔ آپ پر ظاہر ہی تھا۔ اور دوسرے مسلمان بھی جانتے تھے کہ وہ اس لڑائی میں جوہر دکھانے کے دعوے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔ مگر آپ نے ان کے اصرار کو مدنظر رکھتے ہوئے منظور فرمالیا چنانچہ دس ہزار مسلمان اور دو ہزار کے قریب یہ بارہ ہزار کا لشکر دشمن کے مقابلہ کے لئے مکہ سے نکل کھڑا ہوا۔ ادھر

حملہ آور قبائل

کا یہ حال تھا کہ انہوں نے اپنی عورتیں اور بچے بھی ساتھ لے لئے تھے۔ اور یہ اس لئے کیا تھا کہ سب لوگوں کو معلوم ہوا کہ اگر ہم نے پیٹھ دکھائی۔ تو ہمارے بچوں اور ہماری عورتوں کو مسلمان غلام بنالیں گے یا قید کر لیں گے۔ ایک شخص نے ان کو یہ رائے بھی دی کہ عورتوں اور بچوں کو میدان جنگ میں ساتھ لے جانا خالی از خطرہ نہیں ہے کیونکہ اس طرح کرنے سے ساری قوم تباہ ہو جائیگی مگر کفار کے جرنیل نے یہی جواب دیا۔ کہ سپاہیوں کی غیرت بھڑکانے کے لئے یہ طریق بہت اچھا ہے۔ اور اس طرح لوگ میدان جنگ سے پیٹھ دکھانے کا ارادہ نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ اگر ہم بھاگ کھڑے ہوئے تو ہمارے بچوں اور عورتوں کو مسلمان قید کر لیں گے۔ ادھر

اسلامی لشکر

مکہ سے نکل کھڑا ہوا۔ ادھر قبائل نے یہ انتظام کیا کہ جس راستہ پر سے اسلامی لشکر نے گزرنا تھا۔ اور جو پہاڑی علاقہ اور ٹیلوں سے گھرا ہوا تھا۔ وہاں انہوں نے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر کچھ ہوشیار تیر انداز مقرر کر دیئے۔ جو ٹیلوں کے پیچھے چھپ کر اس ارادہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیں گے۔ وہ رستہ جس پر اسلامی لشکر گزر رہا تھا ایک تنگ وادی میں گزرتا تھا۔ اور گزرگاہ چند فٹ سے زیادہ نہ تھی جب یہ لشکر اس وادی میں پہونچا۔ جہاں

کفار کے تیر انداز

گھات لگائے بیٹھے تھے۔ تو

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا

بے نظیر اور کامل نمونہ

اُن باتوں کو نہایت توجہ سے سننا چاہیئے۔ اکثر آدمیوں کو میں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی غصہ ور اور زود رنج ہیں۔ بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں۔ بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کر دیتے ہیں۔ مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔ بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو ان میں پرلے درجہ کا ہے۔ مگر شجاعت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ طاعون اور ہیضہ کا نام بھی سن لیں تو دست لگ جاتے ہیں۔ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو ایسے طور پر شجاعت نہیں کرتا۔ اس کا ایمان نہیں۔ صحابہ کرام میں بھی بعض ایسے تھے۔ کہ ان کو لڑائی کی قوت اور جرأت نہ تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو معذور رکھتے تھے۔ یہ اخلاق بہت ہیں۔ میں نے جلسہ مذاہب کی تقریر میں ان سب کو واضح طور پر اور مفصل بیان کیا ہے۔ ہر انسان جامع صفات بھی نہیں اور بالکل محروم بھی نہیں ہے۔ سب سے اکمل نمونہ اور نظیر آنحضرت صلعم ہیں جو جمیع اخلاق میں کامل تھے اسی لئے آپ کی شان میں فرمایا "انک لعلیٰ خلق عظیم"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۳)

ان تیر اندازوں نے یہ ہوشیاری کی کہ اسلامی لشکر کے نصف دستہ گذرنے تک تو خاموش بیٹھے رہے اور اس کے بعد تیر اندازی شروع کر دی اب اسلامی لشکر کا یہ حال تھا کہ دائیں بائیں اور آگے اور پیچھے سے تیر اندازوں نے حملہ کر دیا اور

ان کی پوزیشن یہ ہو گئی

کہ نہ تو پیچھے ہٹ سکتے تھے اور نہ آگے بڑھ سکتے تھے کیونکہ چاروں طرف سے دشمن ٹوٹ پڑا تھا اور تیر اس شدت سے برس رہے تھے کہ اسلامی لشکر کے گھوڑے اور اونٹ بے تحاشہ ایک دوسرے کو گراتے اور کچلتے ہوئے پیچھے کو بھاگے۔ مکہ کے نومسلم جو مسلمانوں کے ساتھ تھے اور جو اس خیال سے کہ ہم لڑائی کے جوہر دکھائیں گے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اس وقت تیروں کی بوچھاڑ سے سب سے پہلے بھاگے اور ان کے بھاگنے کی وجہ سے باقی لشکر میں بھی سراسیمگی پھیل گئی۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ جب ہم اپنی سواریوں کی باگیں کھینچ کر دشمن کی طرف ان کا منہ پھیرنا چاہتے۔ تو ان کی گردنیں پیچھے کو مڑ کر دوہری ہو جاتی تھیں مگر وہ پیچھے چلنے کا نام نہ لیتے تھے

آخر ایسا وقت آیا

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ صحابہؓ رہ گئے اور ادھر دشمن کے حملہ میں بھی شدت ہو گئی۔ مگر آپؐ متواتر آگے بڑھتے چلے جاتے تھے۔ اس وقت ایک صحابیؓ نے آپؐ کو مشورہ دیا کہ یا رسول اللہؐ یہ وقت آگے جانے کا نہیں۔ بہتر ہوگا کہ وقت کی نزاکت کے پیش نظر ہم پیچھے ہٹ جائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے آگے بڑھ کر آپؐ کی سواری کی باگ پکڑ لی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت پیچھے ہٹ جانے میں ہی فائدہ ہے آپؐ نے اس کے ہاتھ کو جھٹک کر باگ چھڑائی اور سواری کو ایڑی لگاتے اور آگے بڑھتے ہوئے فرمایا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب یعنی میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ پہلے مفسرین نے تو اس کے کچھ اور معنے کئے ہیں مگر میں اس کے یہ معنے کیا کرتا ہوں کہ آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ایسی حالت میں کہ دشمن کی طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی ہے۔ اور اسلامی لشکر کی سواریاں باوجود ہزار کوششوں کے دشمن کی طرف رخ کرنے کا نام نہیں لیتیں اور لشکر میں سراسیمگی کی حالت پیدا ہو چکی ہے۔ اور

بظاہر یہ نظر آرہا ہے

کہ آگے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کرنا جان بوجھ کر موت کے منہ میں جانے کے مترادف ہے۔ میں جو اس وقت آگے بڑھ رہا ہوں اس سے کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ میں انسانی وجود نہیں بلکہ خدائی طاقتیں رکھتا ہوں۔ پس آپؐ نے فرمایا میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ یعنی میں خدا نہیں بلکہ انسان ہوں۔ غرض آپؐ آگے بڑھ گئے اور اس وقت کی حالت سے معلوم ہو رہا تھا کہ اسلامی لشکر کا بچنا محال ہے۔ آخر وہ وقت بھی آیا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بارہ آدمی تھے ان میں سے بھی دس پیچھے ہٹ گئے اور صرف دو رہ گئے اور یوں معلوم ہونے لگا کہ آپ بالکل

دشمن کے نرغے میں

گھر گئے ہیں۔ مکہ کا ایک شخص جو بعد میں مسلمان ہوا بیان کرتا ہے کہ عین اس وقت جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف دو آدمی رہ گئے تھے۔ میں چونکہ مسلمانوں کے ساتھ نکلا ہی اسی نیت اور ارادہ کے ساتھ تھا کہ موقعہ پا کر آپؐ کو قتل کر دوں گا۔ اس لئے جب میں نے دیکھا کہ آپؐ کے ساتھ صرف دو آدمی رہ گئے ہیں۔ میں اپنے اس بد ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے آگے بڑھا۔ آپؐ نے جب مجھے دیکھا تو میرا نام لے کر فرمایا آگے آجاؤ۔ جب میں آپؐ کے پاس پہنچا۔ تو آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ خدا تعالیٰ تمہارے دل سے بغض اور کینہ نکال دے۔ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ جب آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر یہ الفاظ فرمائے تو مجھے یوں معلوم ہوا کہ واقعی میرے سینہ سے بغض اور کینہ نکل گئے ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا۔ آگے بڑھو اور دشمن پر حملہ کرو۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے بلند آواز سے فرمایا اے اصحاب البقرۃ!

خدا کا رسولؐ تمہیں بلاتا ہے

اس کا اشارہ انصار کی طرف تھا انصار کہتے ہیں جب ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز سنی اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ ہم اپنی سواریوں کو دشمن کی طرف موڑنے کی کوشش میں تھے مگر وہ تیروں کی شدت کی وجہ سے پیچھے مڑنے کا نام نہ لیتی تھیں۔ مگر آپؐ کی اس آواز کا ہمارے کانوں میں پڑنا تھا کہ ہمیں یوں معلوم ہوا کہ ہم اب اس دنیا میں نہیں ہیں بلکہ ہم مر چکے ہیں۔ اور صور اسرافیل پھونکا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہمیں آوازیں دے رہے ہیں۔ یہ آواز سننے کے بعد جب ہم نے دیکھا کہ ہماری سواریاں ہمارے قابو میں نہیں ہیں تو ہم اپنی سواریوں سے کود کر نیچے اترے اور سواریوں کی گردنیں کاٹ کر لبیک لبیک کہتے اور پیدل بھاگتے ہوئے آپ کے پاس جا پہنچے اور چند ہی منٹوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد ایک بڑا لشکر جمع ہو گیا۔ غرض باوجودیکہ اس وقت دشمن کا حملہ نہایت شدید تھا باوجودیکہ آپؐ کے ساتھ صرف دو آدمی رہ گئے تھے۔ اور باوجودیکہ یہ معلوم ہو رہا تھا کہ آج مسلمان دشمن کی زد سے بچ نہیں سکتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سب خطرات کو جانتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ ان خطرات کی آپؐ نے ذرا بھی پروا نہ کی۔

(باقی)

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کے زیر انتظام

سہ روزہ تربیتی اجلاس

۲۱-۲۲-۲۳ جولائی ۱۹۶۱ء

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کے زیر انتظام مسجد احمدیہ گجرات میں ایک تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے۔ یہ کلاس ۲۱-۲۲-۲۳ جولائی ۶۱ء بعد نماز جمعہ اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہوگی۔ جس میں درس قرآن مجید اور درس حدیث کے علاوہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اخلاق حسنہ اور دیگر اہم مسائل پر تقاریر ہوں گی۔ اور ضروری امور خدام و اطفال کے ذہن نشین کرائے جائیں گے۔ ان تقاریر کے علاوہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ملک عبد الرحمن صاحب خادم مرحومؓ کی تقاریر بھی بذریعہ ریکارڈ پیش کی جائیں گی۔ ضلع گجرات کی مجالس زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کے لئے ایک بی ایس سی استاد کی ضرورت ہے۔ جو مڈل کلاسز کو سائنس اور حساب وغیرہ پڑھا سکے۔ ایف ایس سی ٹرینڈ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ ملازمت اور خدمت سلسلہ کے خواہشمند احباب پتہ ذیل پر لکھیں۔ تحریک جدید کی طرف سے علاوہ معقول تنخواہ کے غلہ اور چارہ کی مراعات بھی دی جائیں گی

(وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں لیڈی لیکچررز کی ضرورت

جامعہ نصرت فار ویمن ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے لیڈی لیکچررز جو کم از کم II کلاس ایم اے ہوں کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے لئے کم از کم تین سال کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

تنخواہ کا گریڈ ۴۷۵-۱۵-۳۷۵/۱۵-۲۰۰ مقرر ہے۔ گرانی الاؤنس ۴۰/- روپے ماہوار اس کے علاوہ ہوگا۔ درخواستیں ایریا پریذیڈنٹ کی معرفت معہ مصدقہ نقول اسناد ۱۰ اگست ۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ ربوہ میں ملازمت کی خواہشمند خواتین کے لئے عمدہ موقع ہے

(۱) لیکچرار انگلش (۲) لیکچرار فلاسفی (۳) لیکچرار ہسٹری (۴) لیکچرار اکنامکس (پرنسپل)

روحانی مائدہ!

احباب کرام! آپ اپنی خوشی کی تقاریب پر اپنے احباب اور ملنے جلنے والے حضرات کو مدعو کیا کرتے ہیں۔ اور اچھے سے اچھے کھانے وغیرہ پیش کیا کرتے ہیں۔ ایسے مواقع پر حسب توفیق سعید روحوں کے نام الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر ان کو اس روحانی مائدہ سے مستفید کریں!

(مینجر الفضل)

جرمنی میں تبلیغِ اسلام

ایک مشہور عالم مستشرق کی مسجد میں آمد ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعے تبلیغی سرگرمیوں کی وسیع اشاعت

احمدیہ مسلم مشن جرمنی کی رپورٹ از فروری تا جون ۱۹۶۱ء

از مکرم یحییٰ فضلی صاحب شاہد۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے ہمبرگ مشن عرصہ دوران رپورٹ میں بدستور خدمتِ اسلام میں معروف رہا۔ ان مساعی کی ایک ہلکی سی جھلک احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے تاجماعت کو اس جدوجہد کا علم ہو جس کی توفیق محض خدا تعالےٰ کے فضل کی بدولت ہمیں ملی ہے۔ وہاں دعا کی تحریک بھی ہوتی رہے۔ کیونکہ ہم کمزور ہیں اور ہماری مساعی حقیر۔ مگر خدا تعالےٰ چاہے تو ان حقیر مساعی کے بڑے بڑے خوشکن نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اور اس کی نصرت شاملِ حال ہے تو اسلام کی فتح کا دن قریب تر آتا جائے گا۔

تقاریر

ہمبرگ کے ایک مضافاتی قصبہ ونس بے ایک سکول نے محترم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج جرمن مشنز و امام مسجد ہمبرگ کو اسلام کے بارہ میں تقریر کے لئے مدعو کیا۔ چنانچہ ۹ر فروری کو آپ وہاں تشریف لے گئے اور "اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ بڑی جماعتوں کے طلبہ و اساتذہ اس میں شامل ہوئے اور پورے انہماک و توجہ سے تقریر سنی اور سوالات کے وقفہ میں اپنے سوالات کے ذریعہ کئی ایک غلط فہمیوں کا ازالہ چاہا۔ طلبہ و اساتذہ نے مسجد دیکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ جس پر انہیں مسجد میں آنے کی دعوت دی گئی۔

دوسری اہم تقریر وائی ایم سی اے میں ۹ جون کو ہوئی۔ نوجوان عیسائی طلبہ کے ایک سٹڈی گروپ نے اس کا اہتمام کیا۔ محترم چوہدری صاحب نے اسلام کی تعلیم کے محاسن کو شرح و بسط سے پیش کیا اور ثابت کیا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو بین الاقوامی ضروریات اور تقاضوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کے سوا جس قدر مذہب ہیں وہ وقتی اور ملکی ضروریات کے پیش نظر بھیجے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تعلیم میں لچک نہیں اور انہیں محدود زمانہ اور قوموں سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے بتایا کہ آج صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تعالےٰ کی وحدانیت کو صحیح رنگ میں پیش کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی طرف سے بھیجے گئے تمام رسولوں پر ایمان لانا لازمی قرار دیتا ہے اور ہر چیز بجائے خود اسے ایک بین الاقوامی حیثیت دے دیتی ہے اور ہر مذہب اور ملک کے لوگوں کے لئے اسلام کی قبول کرنا سہل بنا دیتی ہے۔ سوالات کے وقفہ میں (جو اصل تقریر کے وقت سے کہیں زیادہ لمبا تھا) حاضرین نے چوہدری صاحب سے اس امر کا ثبوت طلب کیا کہ صرف اسلام ہی اس وقت وحدانیت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر محترم چوہدری صاحب نے نہایت عمدگی سے ثابت کر دیا اور معترضین سے منوا لیا کہ عیسائیت اس بنیادی اصل سے ہٹ چکی ہے اور تثلیث کی ناقابل سمجھ اور مضحکہ خیز تکون بنا کر اس نے لاشریک خدا کے ساتھ ایک عاجز انسان اور روح القدس کو کائنات کی پیدائش سے لے کر ربوبیت تک ہر کام میں شریک قرار دے دیا ہے۔ بعض معترضین نے اسلام کے بارہ میں نہایت بودے اعتراضات کرنے شروع کر دئے۔ آپ نے کہا میں ان اعتراضات کے جواب اپنی طرف سے دینے کی بجائے ان عیسائی مستشرقین کی تحریرات سے دیتا ہوں جن کی اسلام دشمنی ہر شخص پر ظاہر ہے۔ ان لوگوں نے تحقیق کے بعد کھلے طور پر اقرار کیا ہے کہ اسلام کو کبھی تلوار کے زور سے پھیلانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ البتہ اسے مٹانے کیلئے تلوار ضرور استعمال ہوئی ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حقوق کے تحفظ میں جو رول اسلام نے ادا کیا ہے اسے بھی ان لوگوں نے سراہا ہے اور نہایت شاندار الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا ہے میٹنگ کے بعد حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

تیسری تقریر محترم چوہدری صاحب نے ۱۴ر فروری کو کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے مضافاتی قصبہ (Slagelse) کی ایک علمی مجلس میں کی۔ اس موقع پر آپ نے اسلام کی تعلیمات کے محاسن پیش کئے اور یورپ میں اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کی حقیقت کھول کر بیان کی۔ آپ نے بتایا کہ عیسائی پادریوں نے یورپین لوگوں کو اسلام سے دور رکھنے کے لئے غلط قصے مشہور کئے اور اسلام کے ہر اچھے اصل کو الٹے رنگ میں پیش کیا۔ سوالات کے وقفہ میں حاضرین نے متعدد سوال پوچھے اور اسلام کی تعلیمات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ برادرم عبدالسلام صاحب Madsen نے تقریر کا مقامی زبان میں ترجمہ کیا۔

چوتھی تقریر کوپن ہیگن (ڈنمارک) ایم ہی ۲۹ مئی کو ہوئی۔ اس تقریر میں محترم چوہدری صاحب نے اسلام کے پانچ بنیادی رکن پیش کر کے ان کی اہمیت واضح کی۔ آپ نے بتایا کہ یہی پانچ رکن مذہب کی جان ہیں اسی باعث انہیں ارکان کا نام دیا گیا ہے گویا مذہب کی بنیاد ان کے سہارے قائم ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے خاص طور سے اسلام میں عورت کی حیثیت کے سوال پر بحث کی اور بتایا کہ اسلام پہلا مذہب ہے جس نے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کا انتظام کیا۔ حاضرین نے تقریر کو بڑے انہماک سے سنا اور بعد ازاں بہت سے سوالات دریافت کئے۔

تبلیغی سفر

محترم چوہدری صاحب فروری میں ڈنمارک تشریف لے گئے۔ اس موقع پر آپ نے ایک علمی مجلس میں تقریر کی۔ اس کے علاوہ ڈینش احمدی برادرم عبدالسلام صاحب میڈسن کی تبلیغی سرگرمیوں میں ان کی مدد کی اور ڈنمارک میں اسلام کے بارہ میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کے پیش نظر سکنڈے نیوین مشن کو اوسلو ناروے سے کوپن ہیگن ڈنمارک تبدیل کرنے کی تجویز کی نیز وہاں پر مسجد کی تعمیر کے بارہ میں حالات کا جائزہ لیا اور تبدیلی مشن کی تعمیر کی تفصیلات طے کیں

آپ دوسری بار مئی میں ڈنمارک تشریف لے گئے۔ چونکہ اس دوران سکنڈے نیوین مشن کا ہیڈ کوارٹر کوپن ہیگن میں منتقل ہو چکا تھا۔ اس لئے اس کی مساعی کا جائزہ لیا اور مقامی احمدیوں سے مل کر آئندہ کا پروگرام بنایا۔ آپ نے اس موقع پر بھی وہاں کی ایک اہم مجلس میں تقریر کی۔

تیسرا سفر آپ نے اپریل میں نیورمبرگ کا کیا۔ وہاں کے مشن کی مساعی کا جائزہ لیا اور احباب جماعت سے ملاقات کر کے کام میں وسعت پیدا کرنے کے ذرائع پر غور کیا اس کے علاوہ آپ نے اسی سفر میں فرانکفورٹ مشن کا بھی معائنہ کیا۔ کام کا جائزہ لینے کے بعد کئی ایک تجاویز پیش کیں جن سے کام میں مزید وسعت پیدا کی جا سکتی ہے۔

چوتھا سفر بھی فرانکفورٹ کا تھا جو آپ نے جون میں کیا۔ اس موقع پر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ بھی وہاں تشریف لائے۔ آپ دونوں نے وہاں کے حالات کا جائزہ لیا اور مفصل رپورٹ تیار کی اور مرکز کو بھجوائی۔

عیدین

عید الفطر ۱۹ر مارچ کو منائی گئی۔ اس موقع پر مختلف اسلامی ممالک کے احباب شریک ہوئے جرمن پریس کے نمائندے اور فوٹوگرافر بھی آئے ہوئے تھے پریس نے ہماری مسجد اور عید کا ذکر مع فوٹو شائع کیا۔ خطبہ عید ریکارڈ کیا گیا۔ جس میں محترم چوہدری صاحب نے مساوات اسلامی کے زرّین اصول کو پیش کر کے بتایا کہ اسلام ایک بین الاقوامی اخوت پیدا کرتا ہے اور اس کا مظاہرہ آج کی نماز عید میں شامل ہونے والوں پر نظر کر کے دیکھا جا سکتا ہے۔ ملک ملک کے لوگ محض اسلام کے بندھن کی بدولت شانہ بشانہ خدا تعالےٰ کے حضور دست بستہ کھڑے ہوئے ہیں۔ ان میں اگر ایشیاء کے لوگ شامل ہیں تو جرمنی کے مسلمان بھی ان میں موجود ہیں۔ آپ نے اسلام کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کی فتح کے دن قریب تر آرہے ہیں اور آج بالخصوص افریقہ میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن نہایت سرگرمی سے تبلیغ اسلام میں مشغول ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ان کی کوششوں کو نوازا ہے اور زبردست کامیابی عطا کی ہے۔ نماز عید کے بعد تمام احباب کی تواضع کی گئی۔ ایک بڑی تعداد میں جرمن لوگ عید کی تقریبات دیکھنے آئے ہوئے ہیں۔ باقی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں موصول شدہ صدقات و عطیہ جات

(از مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ۔ ربوہ)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ماہ مئی و جون ۱۹۶۱ء میں مندرجہ ذیل مخلص احباب کی طرف سے صدقہ جات و عطیہ جات کی رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب پر اپنا خاص فضل فرمائے۔ اور مرکز میں رہنے والے اپنے غریب بھائیوں کی مزید امداد کا موجب بنائے آمین۔ اسی طرح بعض مخیر احباب کی طرف سے بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے عطیہ جات موصول ہوئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

میں ان تمام مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں امید ہے مخلصین جماعت لنگر خانہ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے غریب اور مسکین بھائیوں اور بیوہ بہنوں کو نظر انداز نہ فرمائیں گے میں زبیدہ خاتون صاحبہ کا خصوصاً شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مرحوم مخدوم نذیر احمد صاحب آف میانی ضلع سرگودھا کی طرف سے بطور صدقہ جاریہ مبلغ ۳۵/- روپے دیگچوں کے لئے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس صدقہ کو قبول فرمائے۔ آمین

صدقات

نام	رقم
وحید الدین احمد صاحب کراچی	۲۵ — روپے
احمد حسین صاحب ایم۔ اے۔ چک ۷۷ ملتان	۲ — ″
ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور۔ بذریعہ دفتر خدمت درویشان	۳۵ — ″
سعیدہ بی بی صاحبہ بنت حبیب اللہ صاحب مرحوم ″	۵۰ — ″
حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ	۶۳ — ″
سردار النساء صاحبہ معرفت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۲۵ — ″
میاں علی محمد صاحب۔ نگھیانہ ضلع جھنگ	۳۳ — ۵۲ پیسے ″

عطیہ جات

نام	رقم
قاضی شریف احمد صاحب۔ ملتان چھاؤنی	۲ — ″
میاں غلام نبی صاحب۔ لاہور	۵ — ″
ملک محمد شفیع صاحب۔ نوشہرہ کی۔ ربوہ	۱ — ″
میاں عبد الکریم صاحب کراچی ہوٹل۔ کراچی	۳۰ — ″
منور احمد صاحب لاہور ملکھی رام سٹریٹ ریلوے روڈ لاہور	۵ — ″
غلام احمد صاحب و محمد بوٹا صاحب دکاندار۔ ربوہ	۲۰ — ″
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی سرگودھا۔ بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب۔ کھیس دنبل عدد	

پتہ مطلوب ہے

مجھے ایک ضروری کام کے سلسلے میں سید انور شاہ صاحب ارشد جو تعلیم الاسلام کالج کے میگزین "المنار" کے ایڈیٹر ہیں کا ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو تو براہ کرم مجھے مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں۔

شاہد احمد نائب ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ ہمارے والد مکرم ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ چوہدانوالہ پندرہ روز سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ اپریشن ہو چکا ہے۔ کمزوری اور گھبراہٹ ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد امجد خان ایگزیکٹو انجینئر ۲۶ مین روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور)

(۲) میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم شاد احمدی اول مدرس چوہڑ چک ۲۱۰ ضلع شیخوپورہ)

(۳) میرا چھوٹا بھائی تین ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ برادر غلام احمد صاحب مصطفےٰ احمدی ڈوگر ناڑ ڈوگری بمقام کماس ضلع لاہور)

(۴) میرے بھانجے عزیزم شاہد محمود اور زاہد محمود عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ (محمد اسلم خان شگفتہ ریڈیو گرافر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

نظارت تعلیم کی اطلاعات

وظائف برائے انٹروِنگ ایکسچینج آف سکالرس

۲۰ وظائف برائے طلبہ ویسٹ پاکستان جو مشرقی پاکستان کے کالجوں یا یونیورسٹیوں میں تعلیم پانے کے متمنی ہوں۔ مالیت وظیفہ -/۱۵۰ ماہوار۔ تعلیمی فیس اور کالج کی دیگر فیس -/۲۵ ماہوار تک -/۱۰ الم سالانہ ٹورسٹ کلاس کرایہ ہوائی سفر تقسیم وظائف:۔ بی اے ۲۔ بی ایس سی ۳، ایم اے یک۔ ایم ایس سی ۲۔ بی ایڈ ۲۔ ہائر سکنڈری ہوم اکنامکس یک۔ زراعت یک اینیمل ہسبینڈری یک۔ انجینئرنگ (بی ایس سی) ۲۔ میڈیکل ایم بی بی ایس ۲۔ کیڈٹ کالج ۳۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۸/۹/۶۱ تک بنام آفیسر انچارج سکالرشپس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ۸ ملتان روڈ لاہور۔ واپسی لفافہ بھیجکر فارم طلب ہو۔ (پ۔ ٹ ۱۸/۷/۶۱)

تبدیلی تاریخ داخلہ زراعتی کالج ٹنڈوجام

درخواستوں کیلئے آخری تاریخ ۲۰/۷/۶۱ کی بجائے ۲۵/۷/۶۱ مقرر ہوئی ہے۔ پ ٹ ۱۹/۷/۶۱

داخلہ گورنمنٹ کالج فار انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

بی ایس سی انجینئرنگ ڈگری کورسز سول۔ مکینیکل۔ الیکٹریکل و مائننگ۔ رجسٹریشن فیس نقد یا بصورت پوسٹل آرڈر۔

شرائط: الیف ایس سی (فزکس۔ کیمسٹری و ریاضی) عمر ۱/۹/۶۱ کو ۱۵ تا ۲۲۔

درخواستیں نتائج بی اے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ الیف ایس سی شائع ہونے کے بعد دس روز تک مجوزہ فارم میں۔ فارم پر اسپکٹس ۶۲-۱۹۶۱ء میں موجود۔ جو مینیجرس گورنمنٹ بک ڈپو لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ سے ۷۵ پیسے نقد میں یا بذریعہ ڈاک -/۵۰ روپیہ منی آرڈر سے طلب کریں۔ (پ۔ ٹ ۱۷/۷/۶۱)

پراسیکیوٹنگ سب انسپکٹرس پولیس

ابتدائی تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۱۶۰-۱۰-۲۲۰ گریڈ میں ۱۶۰۔ سپیشل پے -/۳۰۔

ڈیپارٹمنٹل ٹریننگ کورس پولیس ٹریننگ کالج سہالہ میں۔ تحریری امتحان و انٹرویو سلیکشن بورڈ بزمن انتخاب۔ شرائط: باشندہ اضلاع ملتان۔ منٹگمری۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخاں لاء گریجوایٹ۔ بطور وکیل ۶ ماہ کا تجربہ پریکٹس۔ عمر ۱۸ تا ۳۰۔ پیدائش ۳۱/۹/۱۲ سے پہلے کی نہ ہو بعد کی ہو قد ۵′–۵″ چھاتی ۳۲″–۳۳″ پھیلاؤ ۱½

درخواستیں ۲۱/۷/۶۱ تک بمعہ مصدقہ نقول سندات معرفت دفتر روزگار بنام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان رینج۔ ملتان کینٹ (پ۔ ٹ ۱۷/۷/۶۱)

اسامیاں اسسٹنٹ ڈرافٹسمین

تنخواہ ۱۲۰-۱-۱۰-۲۲۰ شرط ڈپلومہ۔ درخواستیں مشتمل بر کوائف قابلیت۔ عمر تجربہ وغیرہ بشمول مصدقہ نقول سندات ۱/۸/۶۱ تک بنام سپرنٹنڈنگ انجینئر ملتان پراونشل سرکل بی اینڈ آر ملتان۔ (پ۔ ٹ ۱۷/۷/۶۱)

ریگولر کلرک کلاس ٹو و روٹین کلرکس

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ دفتر ایف اے و چیف اکاؤنٹس آفیسر لاہور

کلرکس کلاس ٹو۔ اسامیاں ۷۸۔ گریڈ ۷۵-۵-۱۰۰-۵-۱۵۰ جملہ الاؤنسز علاوہ

شرائط: انٹرمیڈیٹ۔ عمر ۱/۸/۶۱ کو بصورت گریجوایٹ ۱۸ تا ۲۵-۲۱ اس سے اعلیٰ قابلیت کے لئے عمر ۱۸ تا ۳۰ — روٹین کلرکس۔ اسامیاں ۱۰۵۔ گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰

شرائط: میٹرک یا جونیئر کیمبرج۔ ٹائپسٹ کو ترجیح دو سالانہ ترقیاں۔ زائد عمر مثل کلرک کلاس ٹو پسماندہ و قبائلی امید واران نیز متوسلین ریلوے ملازمین کے لئے خاص مراعات ٹسٹ و انٹرویو بمقام لاہور۔ مضامین: (۱) پریسی۔ جواب مضمون۔ لیٹر۔ (۲) آسان حساب (۳) جنرل نالج (۴) خوشخطی — درخواستیں مجوزہ فارم میں امیدوار کے ہاتھوں پر شدہ معرفت نزدیک ترین دفتر روزگار بشمول مصدقہ نقول سندات ۵/۸/۶۱ تک بخدمت فائینینشل ایڈوائزر و چیف اکاؤنٹس آفیسر ایڈمنسٹریشن جنرل برانچ۔ پی۔ ڈبلیو ریلوے۔ ہیڈ کوارٹرس آفس۔ ایمپرس روڈ لاہور۔ (پ۔ ٹ ۱۶/۷/۶۱) (ناظر تعلیم)

---

۵ — محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب امیر پرورا وپنڈی عرصہ تین چار برس سے بیمار چلی آرہی ہیں باوجود علاج کرانے کے افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نوٹ:۔ مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب نے اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ایک مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے آمین۔ (مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

نمبر ۱۶۱۷۶ :- میں سردار بیگم زوجہ جمعدار برکت علی صاحب قوم مسلم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۳ء ساکن ۲/۷۵۷ بہادر یار جنگ لائنز جیکب لائنز کراچی ۹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی کا وزن ۱½ تولہ۔ نتھ طلائی ایک عدد وزن ۱½ تولہ۔ جملہ وزن تین تولہ قیمت ۳۷۵/- روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط

الامۃ نشان انگوٹھا سردار بیگم

گواہ شد :- مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی ۲۸/۴/۶۱

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۶۱۷۷ :- میں رمضان بی بی بیوہ نبی بخش صاحب مرحوم قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تقریباً تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن دار البرکات ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مئی سنہ ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میرا حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے تھا جو میں نے اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل زیور ہے۔ بالیاں چاندی ۲ تولہ بندے چاندی وزنی چار تولہ۔ میں اپنے حق مہر اور زیور کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا گزارہ میرے بچے برداشت کرتے ہیں۔ اس وقت میری کوئی ذاتی آمدنی نہیں ہے اور آئندہ کوئی آمد کی صورت پیدا ہوئی تو اس پر ⅓ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرنے کی ذمہ دار ہوں گی نیز آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ نشان انگوٹھا : رمضان بی بی۔

گواہ شد :- عنایت اللہ سیکرٹری وصایا دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد :- عبد الرحمٰن بقلم خود محلہ دار البرکات پسر موصیہ ۲۲/۵/۶۱

نمبر ۱۶۱۷۸ :- میں عالم بی بی زوجہ میاں خیر الدین صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن دتن باغ گلی نمبر ۱ ۱۶۰ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر ۳۲/- روپے ہے جو کہ ابھی تک واجب الوصول ہے۔ اس کے علاوہ میرا کوئی زیور اور نقدی وغیرہ نہیں۔ البتہ مجھے اپنے لڑکوں کی طرف سے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس آمد ماہوار کا جو بھی ہو ⅒ حصہ تازیست ادا کرتی رہوں گی۔ علاوہ ازیں اپنے مہر کا بھی ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کروں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کا بھی ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :- عالم بی بی زوجہ میاں خیر الدین صاحب دتن باغ گلی نمبر ۱ مکان نمبر ۲ احاطہ دیال سنگھ لاہور

گواہ شد :- فقیر اللہ سیکرٹری امور عامہ وصیت ۸۵۷ ۱۵/۸ مہابیر سٹریٹ بیڈن روڈ لاہور۔

گواہ شد :- نذیر احمد راجوری دتن باغ لاہور نائب سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز لاہور

نمبر ۱۶۱۷۹ :- میں رحمت بی بی زوجہ مرزا نذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۵۴۳ پی۔ اے۔ ایف ڈرگ روڈ ڈاکخانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۴۰۰/- روپے ہے۔

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۱۲۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

فقط ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء

الامۃ :- رحمت بی بی بقلم خود۔

گواہ شد :- مرزا نذیر احمد خاوند موصیہ ۳۰/۴/۶۱

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۶۱۸۰ :- میں محمد یعقوب مرزا ولد مرزا رحمت علی صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۳۰۶ ڈرگ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۲۵ ضلع کراچی۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۳۰۰/- روپیہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

فقط ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد محمد یعقوب مرزا بقلم خود۔

گواہ شد :- بشیر احمد بزمی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد :- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

ولادت

مورخہ ۴ و ۵ جولائی سنہ ۱۹۶۱ء کی شب خاکسار کے گھر لڑکی تولد ہوئی۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم مولودہ مسعودہ کی عمر و صحت میں برکت دے کر نیک اور صالحہ بنائے اور والدین اور سلسلہ کے لئے موجب قرۃ العین ہو۔ آمین

(صمصام الدین احمد نگر پارکنگ آرٹسٹ)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے لڑکے محمد کریم صاحب نشاط ملازم ہوائی محکمہ چکلالہ کا نکاح مورخہ ۱ر جولائی سنہ ۱۹۶۱ء بروز بدھ بوقت بعد نماز عصر احمدیہ ہال کراچی میں بہمراہ عزیزہ رضیہ سلطانہ بنت بابو علی حسن صاحب مرحوم بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ۔ مولانا مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے خطبہ نکاح پڑھ کر ایجاب قبول کرایا۔ نکاح کے تیسرے دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اور مورخہ ۷ر جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب دعوت ولیمہ ہوئی۔ لہٰذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس تعلق کے لئے خیر و برکت کی دعا فرماویں۔ جزاکم اللہ (خاکسار محمد یامین تاجر کتب ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

پنڈت نہرو کی ضد اور ہٹ دھرمی نے پاکستان اور بھارت کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے

ہم نے چین سے کوئی سودے بازی نہیں کی۔ صدر ایوب کا اعلان

راولپنڈی ۲۱ جولائی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق بھارتی وزیر اعظم اپنے سوا کسی اور کی بات سننے کو تیار نہیں۔ اور ان کی ہٹ دھرمی سے پاکستان اور بھارت دونوں ملکوں کے عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

صدر ایوب سے پنڈت نہرو کے اس بیان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا جو آپ نے سری نگر میں دیا تھا۔ اس میں بھارتی وزیر نے کہا تھا کہ تنازعہ کشمیر کے حل کا کوئی امکان نہیں ہے اور میرے خیال میں استصواب کی تجویز ایک مذاق اور تماشے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی صدر ایوب نے کہا کہ اگر عوام کو اپنے مستقبل کے بارہ میں فیصلہ کرنے کا حق دینا ایک مذاق اور تماشہ ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ پنڈت نہرو کی نظروں میں سنجیدگی کس بلا کا نام ہے۔

ایک بھارتی اخبار نویس نے دریافت کیا کہ کیا امریکی حکومت بھی پاکستان کے اس نظریہ کو درست تسلیم کرتی ہے کہ پاکستان کی سلامتی کو اصل خطرہ بھارت سے لاحق ہے۔ صدر نے جواب دیا آپ خود ہی اس کا مطلب اخذ کریں ہمارے خیال میں بھارت سے پاکستان کو خطرہ موجود ہے۔ ورنہ بھارت کو پاکستانی سرحدوں کے ساتھ ساتھ اپنی ۸۵ فیصد فوج متعین کرنے کی کیا ضرورت ہے صدر ایوب نے کہا بھارت کا اصل مقصد پاکستان کو مرعوب کرنا اور یکہ و تنہا بنانا ہے۔

صدر ایوب نے ایک نامہ نگار کے سوال کے جواب میں بتایا کہ ہم اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کی حمایت اس لئے نہیں کریں گے کہ چین مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کی حمایت کرے ہم نے چین سے سودے بازی نہیں کی ہے ہم زندگی کے حقائق کو پیش نظر رکھتے ہیں کمیونسٹ چین اپنا ایک وجود رکھتا ہے اور ہم اسے تسلیم کر چکے ہیں ایک اور سوال کے جواب میں صدر نے کہا کہ پاکستان اور چین میں دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ ہم دونوں ہمسایہ ہیں اور پر امن طور پر رہ سکتے ہیں۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

دعائے مغفرت

میرے خسر میاں عبد الغنی صاحب اوجلوی مورخہ ۱۹/۷/۶۱ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً پچانوے سال تھی۔ آپ جوانی سے لیکر بڑھاپے تک اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال رہے۔ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں سے آپ کا اکلوتا بیٹا میاں عبد الرحیم وفات کے وقت آپ کے پاس نہیں تھا۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ سے مرحوم کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد فضل داد ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

(۲) میرے ماموں ڈاکٹر محمد رفیع خاں صاحب پسر محمد اکبر خاں صاحب آف سنور جو کہ چار پانچ ماہ سے بیمار تھے مورخہ ۱۵/۷/۶۱ کو راولپنڈی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھائی اور ان کو بہشتی مقبرہ میں قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد لطفون خاں ربوہ)

درخواست دعا

جماعت احمدیہ ترنگ زئی (ضلع پشاور) کے مخلص احمدی نوجوان ڈاکٹر رشید احمد صاحب واقف زندگی (وقف جدید) کو ۱۵ جولائی کو نماز مغرب کے وقت جبکہ آپ اپنی الاٹ شدہ اراضی سے واپس اپنے گاؤں آ رہے تھے کسی نے شدید زخمی کر دیا ہے خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار سعد اللہ خاں ترنگ زئی)

لیڈر

بقیہ صـ۲

ہو یا مفصل۔ خفی ہو یا جلی۔ بیّن ہو یا مشتبہ یہاں تک کہ جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص معاملات و مکالمات خلوت و ستر میں بیویوں سے تھے یا جس قدر اکل اور شرب اور لباس کے متعلق اور معاشرت کی ضروریات میں روز مرہ کے خانگی امور تھے۔ سب اس خیال سے احادیث میں داخل کئے گئے ہیں کہ وہ تمام کام اور کلام روح القدس کی روشنی سے ہیں چنانچہ ابو داؤد میں یہ حدیث موجود ہے۔"

(ٹریکٹ حقیقت حدیث قرطاس)

ہم ذیل میں مسیح موعود علیہ السلام کی اصل عبارتیں معہ حوالہ جات نقل کرتے ہیں۔

(۱) "اب آیات ممدوحہ بالا پر ایک نظر غور ڈالنے سے ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی حقیقت تب کسی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ جب اس کا وجود معہ اپنے تمام باطنی و ظاہری قویٰ کے محض خدا تعالےٰ کے لئے اور اس کی راہ میں وقف ہو جاوے اور جو امانتیں اس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جائیں اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ میں بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقتِ کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے۔ یعنی شخصِ مدعی اسلام یہ بات ثابت کر دیوے کہ اس کے ہاتھ اور پیر اور دل اور دماغ اور اس کی عقل اور اس کا فہم اور اس کا غضب اور اس کا رحم اور اس کا حلم اور اس کا علم اور اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتیں اور اس کی عزت اور اس کا مال اور اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالوں سے پیروں کے ناخنوں تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے یہاں تک کہ اُس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالےٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہیں کہ جیسے ایک شخص کے اعضا اُس شخص کے تابع ہوتے ہیں۔ غرض یہ ثابت ہو جائے کہ صدقِ قدم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو کچھ اس کا ہے وہ اس کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضا اور قویٰ الٰہی خدمت میں ایسے لگ گئے ہیں کہ گویا وہ جوارح الحق ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صـ۵۹)

(۲) "اس مرتبہ پر خدا تعالےٰ اپنی ذاتی محبت کا ایک افروختہ شعلہ جس کو دوسرے لفظوں میں روح کہتے ہیں مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیوں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے اور اس روح کے پھونکنے کے ساتھ ہی وہ حسن جو ادنیٰ مرتبہ پر تھا کمال کو پہنچ جاتا ہے اور ایک روحانی آب و تاب پیدا ہو جاتی ہے اور گندی زندگی کی کبودگی بکلی دور ہو جاتی ہے۔ اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی روح اس کے اندر داخل ہو گئی ہے۔ جو پہلے نہیں تھی۔ اس روح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتی ہے اور محبت ذاتیہ ایک فوارہ کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودہ کی آبپاشی کرتی ہے اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی اس درجہ پر وہ تمام و کمال افروختہ ہو جاتی ہے اور انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر الوہیت کا قبضہ اس پر کر دیتی ہے اور وہ آگ تمام اعضاء پر احاطہ کر لیتی ہے۔ تب اس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے۔ یہاں تک کہ سرخ ہو جائے اور آگ کے رنگ پر ہو جائے اس مومن سے الوہیت کے آثار اور افعال ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ لوہا بھی اس درجہ پر آگ کے آثار اور افعال ظاہر کرتا ہے مگر یہ نہیں کہ وہ مومن خدا ہو گیا ہے بلکہ محبت الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے جو اپنے رنگ میں ظاہر وجود کو لے آتی ہے اور باطن میں عبودیت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صـ۵۷)

(۳) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت صحابہ کا بلاشبہ یہ اعتقاد تھا کہ آنجناب کا کوئی فعل اور کوئی قول وحی کی آمیزش سے خالی نہیں گو وہ وحی مجمل ہو یا مفصل۔ خفی ہو یا جلی بیّن ہو یا مشتبہ یہاں تک کہ جو کچھ آنحضرت صلعم کے خاص معاملات و مکالمات خلوت اور ستر میں بیویوں سے تھے یا جس قدر اکل اور شرب اور لباس کے متعلق اور معاشرت کی ضروریات میں روز مرہ کے خانگی امور تھے سب اسی خیال سے احادیث میں داخل کئے گئے کہ وہ تمام کام اور کلام روح القدس کی روشنی سے ہیں چنانچہ داؤد وغیرہ میں یہ حدیث موجود ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صـ۱۱۲، ۱۱۳)